سوال

(51) توحیداوراس کی اقسام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

توحیداوراس کی اقسام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

توحیداوراس کی اقسام

الحمد للہ رب العالمین 'والعاقبۃ للمتقین 'والصلاۃ والسلام علی عبدہ ورسولہ وخلیلہ وامیہ علی وحیہ وصفوتہ من خلقہ 'نبینا وامامنا وسیدنا محمد بن عبداللہ 'وعلی آلہ واصحابہ 'ومن سلک سبیلہ واہتدي بہداہ الی یوم الدین_ اما بعد :

میں اللہ عزوجل کا شکرادا کرتا ہوں کہ اس نے دینی بھائیوں اور عزیز بچوں کے ساتھ اس ملاقات کا موقع عطا فرمایا، اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا کرتا ہوں کہ وہ اس ملاقات کو بابرکت بنا دے، ہمارے دلوں اور عملوں کی اصلاح فرما دے، ہمیں دین کی سمجھ بوجھ اور اس پرثابت قدمی عطا فرمائے، دنیا بھر میں بسنے والے تمام مسلمانوں کی اصلاح فرما دے، اچھے لوگوں کو مسلمانوں کا حکمران بنا دے اوران کے قائدین کی اصلاح فرما دے اور داعیان ہدایت بکثرت فرما دے۔ انہ جواد کریم۔

میں اس جامعہ، جامعہ ام القری کی انتظامیہ کا ''مرکزالصیفی ''میں اس پروگرام کے انعقاد کرنے پران کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جن میں مدیر جامعہ برادر گرامی قدر جناب ڈاکٹر راشد بن راجح بطور خاص قابل ذکر ہیں کہ انہوں نے اس ملاقات کی مجھے دعوت دی، میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اسماء حسنیٰ اور صفات علیا کے واسطہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو دنیا وآخرت کی خیر وبھلائی اور سعادت کی توفیق عطا فرمائے!

دینی بھائیو!سامعین کرام!!ہم نے ابھی ابھی سورۂ حشر کی وہ آیات کریمہ سنی ہیں، جن کی ایک طالب علم نے تلاوت کی ہے، ان آیات کریمہ میں عبرت بھی ہے اور نصیحت بھی، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (الحشر ۵۹/۱۸)

''اے ایمان والو!اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل (یعنی فردائے قیامت) کےلئے کیا (سامان) بھیجا ہے اور (ہم پھر کہتے ہیں کہ) اللہ سے ڈرتے

رہو، بے شک اللہ تمہارے سب اعمال سے خبر دار ہے۔''

اللہ عزوجل کی یہ ساری کتاب مقدس اول سے آخر تک سراپا نصیحت ودعوت خیر ہے، اس میں اسباب نجات وسعادت کی یاد دہانی ہے اور ترغیب وترہیب کی تلقین بھی، لہٰذا سب مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کتاب میں خوب غور وفکر کریں اور امر ونہی کی پہچان کےلئے اس کی کثرت سے تلاوت کریں تاکہ جس بات کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، مومن اس کے مطابق عمل کرسکے اور جس بات سے اس نے منع فرمایا ہے، مرد مومن اس سے رک جائے۔

کتاب اللہ سراپا ہدایت ونور اور اس میں ہر خیر وبھلائی کےلئے رہنمائی کا سامان ہے، ہر شر سے بچنے کی تلقین ہے، اس میں مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کی دعوت ہے اور اس میں برے اخلاق واعمال سے بچنے کی تلقین بھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ ہٰذَا الْقُرْآنَ یَہْدِي لِلَّتِی ہِیَ أَقْوَم (الاسراء ۹/۱۷)

''یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے۔''

یعنی قرآن مجید اس راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ ہدایت والا، سیدھا اور صحیح راستہ ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلْ ہُوَ لِلَّذِینَ آمَنُوا ہُدًی وَشِفَاءٌ (فصلت ٤٤/٤١)

''آپ کہہ دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کےلیے ہدایت وشفا ہے۔''

اور فرمایا:

کِتَابٌ أَنْزَلْنَاہُ إِلَیْکَ مُبَارَکٌ لِیَدَّبَّرُوا آیَاتِہِ وَلِیَتَذَکَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (ص ۲۹/۳۸)

''(یہ) بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔''

مزید ارشاد فرمایا:

وَأُوحِيَ إِلَيَّ ہٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَکُم بِہِ وَمَن بَلَغَ (الانعام ۱۹/٦)

'' اور یہ قرآن مجید مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ میں اس کے ذریعے سے تم کو اور جس جس شخص تک یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں۔''

کتاب اللہ سراپا ہدایت ونور اور مجسم عبرت ونصیحت ہے لہٰذا میں اپنے آپ کو اور ان کو بھی جو میری بات سن رہے ہیں یا جن تک میری یہ بات پہنچے، یہ وصیت کرتا ہوں کہ اس کتاب عظیم کے ساتھ خصوصی تعلق قائم کرو، یہ کائنات کی سب سے اشرف واعظم کتاب ہے، یہ آسمان سے نازل ہونے والی کتابوں میں سب سے آخری کتاب ہے، جو شخص طلب ہدایت اور معرفت حق کےلئے اس کتاب میں غور وفکر کرے، اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس کی توفیق عطا کرتا اور ہدایت سے بہرہ مند فرماتا ہے۔

یہ کتاب عظیم جس اہم ترین موضوع پر مشتمل ہے، وہ اس بات کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے، اور بندوں کا اپنے اللہ پر کیا حق ہے، یہ قرآن مجید کا سب سے اہم موضوع ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق ہے کہ وہ اس کی توحید کے عقیدہ کو اختیار کریں، اخلاص کے ساتھ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید شرک

اکبر کو بیان کرتا اور ہمیں بتاتا ہے کہ یہ ناقابل معافی گناہ ہے نیز قرآن مجید کفر وضلالت کی مختلف انواع واقسام کو بھی بیان کرتا ہے۔

اس کتاب میں تدبر کرنے سے اگر اس واجب عظیم کا علم ہو جائے اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے جو ذکر فرمایا ہے اس پر غور کرنے کا موقع مل جائے تو یہ بھی خیر عظیم اور فضل کبیر ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کتاب عظیم میں خیر وبھلائی کی طرف رہنمائی کی گئی اور ہر شر سے ڈرایا گیا ہے، جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا۔

کتاب اللہ کے بعد خصوصی توجہ کا مرکزو محور سنت رسول اللہ کو ہونا چاہئے کہ یہ ہمارے دین کا اصل ثانی اور وحی ثانی ہے، سنت رسول اللہ، کتاب اللہ کی تفسیر ہے، کلام الٰہی کے مخفی مقامات کی تشریح اور کتاب اللہ کی توضیح ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (النحل ۱۶/۴۴)

''اور ہم نے آپؐ پر یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں پر ان احکامات (ارشادات) کو واضح کر دیں جو ان کی طرف نازل کئے گئے ہیں۔''

اور فرمایا:

وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ (النحل ۱۶/۶۴)

''اس کتاب (قرآن مجید) کو ہم نے آپ پر اس لئے اتارا ہے کہ آپ ہر اس چیز کو واضح کر دیں جس میں ان کا اختلاف ہے:''

قرآن مجید اس لئے نازل کیا گیا کہ لوگوں کو خیر وبھلائی کی دعوت دی جائے، انہیں راہ نجات کی تعلیم دی جائے، ہلاکت وبربادی کے راستوں سے بچایا جائے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ حکم دیا کہ لوگوں کی طرف جا نازل کیا گیا ہے، اسے کھول کھول کر نازل بیان فرمادیں اور مشتبہ امور کی تشریح وتوضیح فرمادیں، چنانچہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے بعثت سے لے کر وفات تک لوگوں کو کتاب اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے رہے، کتاب اللہ کے احکام کی تشریح وتوضیح فرماتے رہے اور جس سے قرآن نے منع کیا ہے، اس سے ڈراتے رہے۔ آپؐ کی عمر مبارک میں سے نبوت کا یہ عرصہ تیئس برس پر مشتمل ہے جو سب کا سب دعوت وبیان اور ترغیب وترہیب میں بسر ہوا حتیٰ کہ آپؐ اپنے اس کام کی تکمیل کے بعد اپنے رفیق اعلیٰ کے پاس تشریف لے گئے۔ آج کی اس رات میرے لیکچر کا موضوع بہت عظیم اور بہت اہم ہے اور وہ ہے عقیدہ کا موضوع یعنی یہ موضوع کہ توحید کیا ہے اور اس کی ضد کیا ہے۔ توحید وہ امر ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مبعوث فرمایا، کتابیں نازل فرمائیں اور جنوں اور انسانوں کو پیدا فرمایا، اصل مسئلہ توحید ہے اور باقی تمام احکام اس کے تابع ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۱/۵۶)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں''

اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات گرامی کو عبادت کے لئے مخصوص قرار دے لیں اور صرف اسی ہی کی عبادت کریں، جنوں اور انسانوں کو عبث اور بے معنی پیدا نہیں کیا گیا اور نہ اس کے لئے کہ وہ کھائیں پیئیں، محلات تعمیر کریں، نہریں جاری کریں، درخت لگائیں اور نہ انہیں دنیا کے دوسرے اہم کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہے بلکہ ان کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ اپنے رب کی عبادت کریں، اس کی تعظیم بجالائیں، اس کے ارشادات کے سامنے سر جھکا دیں، اس کے نواہی سے باز رہیں، اس کی حدود کے پاس رک جائیں، بندوں کو اس کی طرف متوجہ کریں اور ان کی اس کے حق کی طرف رہنمائی کریں اور اس نے اپنے بندوں کے لئے انواع واقسام کی نعمتیں اس لئے پیدا فرمائی ہیں تاکہ ان کے استعمال سے اس کی اطاعت بندگی کے لئے ان میں توانائی آجائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (البقرۃ ۲/۲۹)

''وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں، تمہارے لئے پیدا کیں۔''

نیز فرمایا: وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ (الجاثیۃ ۴۵/۱۳)

''اور آسمان وزمین کی سب (تمام) چیزوں کو اس نے اپنے حکم سے مطیع کر دیا ہے۔''

اللہ جل وعلا نے بارشوں کو نازل فرمایا، اسی نے نہروں کو چلایا، اسی نے بندوں کے لئے رزق اور انواع واقسام کی نعمتوں تک رسائی کو آسان بنا دیا تاکہ بندے انہیں استعمال کر کے اس کی اطاعت وبندگی کے لئے توانائی حاصل کر سکیں، اور یہ رزق اور یہ نعمتیں زندگی کے آخر تک ان کے لئے زاد راہ کا کام دیں اور تاکہ ان پر حجت قائم ہو جائے اور کسی قسم کی گنجائش باقی نہ رہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (النحل ۱۶/۳۶)

''اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور بت پرستی سے اجتناب کرو''

فرمان باری تعالی ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ (الانبیاء ۲۱/۲۵)

''اور جو رسول ہم نے آپؐ سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو''

ارشاد ربانی ہے:

وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ (الزخرف ۴۵/۴۳)

''اور (اے محمد! (ﷺ) جو اپنے پیغمبر ہم نے آپؐ سے پہلے بھیجے ہیں، ان کے احوال دریافت کر لو کیا ہم نے سوائے رحمٰن کے سوا اور معبود مقرر کیے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔''

مزید فرمایا: وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (الاسراء ۱۷/۲۳)

''اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

اور سورہ فاتحہ میں فرمایا: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (الفاتحۃ ۱/۵)

''(اے پروردگار!) ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔''

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں جو اس بات پر دلالت کناں ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مخلوق کو اس لئے پیدا فرمایا ہے کہ مخلوق صرف اسی کی عبادت کرے، اللہ تعالی نے انہیں حکم بھی یہی دیا ہے اور اسی مقصد کی خاطر رسولوں کو بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیں اور اس کی توحید کو لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔

اہل علم، جو حضرات انبیاء کرام کے نائب ہیں، ان پر بھی واجب ہے کہ اس امر عظیم کو لوگوں کے سامنے بیان کریں، اہل علم کا سب سے بڑا مطلوب یہی ہونا چاہیئے، ان کی پوری توجہ عنایت اسی طرف ہونی چاہیئے، کیونکہ اگر عقیدہ توحید سلامت رہا تو دیگر امور بھی اس کے تابع ہوں گے اور اگر توحید میں خلل آگیا تو دیگر اعمال اقوال کچھ نفع و پہنچا سکیں گے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الانعام ۶/۸۸)

''اور اگر (بالفرض والمحال) یہ لوگ شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے، وہ سب ضائع ہو جاتے۔''

اورفرمایا: وَقَدِمْنَاإِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا   (الفرقان ۲۳/۲۵)

''اورانہوں نے جو جو عمل کیے گے ہم نے ان کی طرف متوجہ ہوکران کو اڑتی خاک (پراگندہ ذروں کی طرح) کردیں گے۔''

نیز فرمایا: وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ   (الزمر ۳۹/۶۵)

''(اے محمدﷺ آپؐ کی طرف اور آپؐ سے پہلے کے تمام انبیاء علیھم السلام کی طرف یہی وحی کی بھیجی ہے گئی ہے کہ اگر تم نے بھی شرک کیا تو تمھارے عمل برباد ہوجائیں گے اور تم توزیاںکاروں میں سے ہوجاوگے۔''

اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد مکہ مکرمہ میں دس برس گزارے اور اس عرصہ میں نماز کی فرضیت سے قبل آپؐ نے لوگوں کو اللہ تعالی کی توحید کی دعوت دی، اس سارے عرصہ میں آپؐ کی دعوت یہ تھی کہ اللہ تعالی کی توحید کو اختیار کرو، شرک اور بت پرستی کو چھوڑ دو، تمام جنوں اور انسانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اوراپنے آباواجداد کے شرک کو چھوڑدیں۔ روم کے باشاہ ہرقل نے صلح حدیبیہ کے ایام میں ابوسفیان بن حرب سے پوچھا تھا جب کہ ابوسفیان قریش کے ایک تجارتی قافلہ کے ہمراہ فلسطین گئے تھے اورادھر اتفاق سے ہرقل بھی ان دنوں القدس میں آیا ہوا تھا، جب ہرقل کواس قریشی قافلہ کے بارے میں بتایا گیا تو اس نے انہیں اپنے دربار میں طلب کیا تاکہ ان سے نبی کے بارے میں سوال کرے، اس قافلہ کے سربراہ ابوسفیان تھے، ہرقل نے ان سے آپؐ کے اور آپؐ کے دعوی نبوت کے بارے میں کچھ سوالات پوچھے۔ ہرقل نے حکم دیا کہ ابوسفیان کو اس کے سامنے بٹھایا جائے اوراس کے ساتھیوں کو اس کے پیچھے بٹھادیا جائے اوراپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے کچھ سوالات پوچھنے لگا ہوں اوراگر یہ غلط جواب دیں توان کی تکذیب کردینا۔ ہرقل نے اس موقع پر ابوسفیان سے نبی کریم ﷺ کے بارے میں بہت سے سوالات پوچھے جو مشہورومعروف ہیں اور صحیح بخاری اوردیگر کتب میں موجود ہیں، ان سوالات میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ ''یہ نبوت کا دعوی کرنے والاانسان کس بات کی دعوت دیتا ہے۔'' ابوسفیان کا جواب تھا کہ وہ ہمیں یہ دعوت دیتا ہے کہ ہم اللہ وحدہ کی عبادت کریں،اپنے آباواجداد کے دین کوترک کردیں نیز وہ ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، صلہ رحمی کرنے اور عفت وپاک دامنی کی زندگی بسر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے یہ سن کر کہا کہ اگر تم ٹھیک کہتے ہو تو وہ ایک دن میرے ان قدموں کی جگہ کا مالک ہوگا، چنانچہ ایسے ہی ہوا، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کہ ملک شام کا مالک بنا دیا، رومیوں کووہاں سے نکال دیا اوراپنے نبی اوراپنے لشکر کواس نے فتح ونصرت سے سرفراز فرمایا۔

مقصود یہ کہ شریعت کا یہ اصول ایک عظیم امر ہے اور لوگوں نے جب اس مین سستی کی تو وہ شرک اکبر میں مبتلا ہوگئے۔۔۔ مگر جس پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا۔ یہ لوگ اسلام کے مدعی ہیں اور جوان پر اسلام کی خلاف ورزی کا الزام عائد کرے، اس کی مخالفت کرتے ہیں لیکن اس عظیم اصول سے جہالت کی وجہ سے خود شرک میں مبتلا ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بہت سے مُردوں کو معبود بنا کران کی عبادت شروع کردی ہے، یہ لوگ ان کی قبروں کا طواف کرتے ہیں، ان سے فریاد کرتے ہیں، ان سےاپنے بیماروں کی شفاء کےلئے دعا کرتے ہیں، حاجتوں کے پورا کرنے اور دشمنوں پرفتح حاصل کرنے کےلئے ان سے دعا کرتے ہیں اورکہتے ہیں کہ یہ شرک نہیں بلکہ یہ تو نیک لوگوں کی تعظیم اوران کا اللہ تعالیٰ کے ہاں وسیلہ پیش کرنا ہے۔ یہ لوگ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کو براہ راست نہیں پکار سکتا بلکہ اس کےلئے ضروری ہے کہ اولیاء کے واسطہ کواختیار کیا جائے جیسے بادشاہوں تک پہنچنے کےلئے وزیروں کا وسیلہ اختیار کرنا پڑتا ہے، اسی طرح رب تک پہنچنے کےلئے اولیاء کا وسیلہ اختیار کرنا ضروری ہے کہ اولیاء درحقیقت اللہ تعالیٰ کے وزیر ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے سا ے ھ تشبیہہ دی اورپھر اللہ تعالیٰ کوچھوڑ کر مخلوق ہی کی عبادت شروع کردی۔ **نسال اللہ العافیۃ!**

یہ سب کچھ اس عظیم اصول کے بارے میں جہالت اور قلت بصیرت کی وجہ سے ہے۔ بدوی، شیخ عبدالقادر، حسین اور دیگر اولیاء کے پجاری درحقیقت بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں، یہ لوگ توحید کی حقیقت سے ناآشنا ہیں یہ انبیاء کرام کی دعوت سے ناواقف ہیں، ان پر امور خلط ملط ہوگئے، یہ شرک میں مبتلا ہوکراسے مستحسن سمجھنےلگے اور شرک ہی کو انہوں نے دین اور تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھ لیا اور جوانہیں سمجھائے اس کے یہ منکر ہیں اورپھر اکثر شہروں میں اس عظیم اصول کے بارے میں بصیرت رکھنے والے علماء بھی بہت کم ہیں، اس قدرکم کہ انہیں انگلیوں پر شمار کیا جاسکتا ہے، اوران میں سے بھی بعض کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ عالم ہیں لیکن وہ بھی قبروں کی اس طرح تعظیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح حکم نہیں دیا یعنی وہ بھی اہل قبور کوپکارتے، ان سے مدد طلب کرتے اوران کی نذروغیرہ مانتے ہیں۔

باقی رہے علماء حق، علماء سنت اور علماء توحید تو وہ ہر جگہ ہی کم ہیں لہذا اس جامعہ کے طلبہ اور دیگر تمام اسلامی جامعات کے طلبہ پر یہ واجب ہے کہ وہ اس اصول کو تھام لیں، اس کو نہایت مضبوط و مستحکم کر لیں تاکہ وہ ہدایت کے داعی اور حق کی بشارت سنانے والے بن جائیں اور لوگوں کو ان کے دین کی وہ حقیقت بتائیں جس کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے نبی حضرت محمدﷺ کو مبعوث فرمایا ہے بلکہ جس کے ساتھ اس نے اپنے تمام انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔

اس وقت میں آپ کے سامنے جو گفتگو کروں گا اس کا تعلق توحید کی اقسام اور شرک کی اقسام سے ہے۔ توحید، وحد یوحد توحیدا کا مصدر ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالی کو واحد مانا جائے یعنی یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت، اسماء وصفات اور الوہیت وعبادات میں وحدہ لاشریک ہے، لوگ اسے تسلیم نہ بھی کریں تو وہ پھر بھی واحد ہے۔ صرف ایک اللہ کی عبادت کو توحید کے نام سے اس لئے موسوم کیا گیا کہ اس عقیدہ کے ساتھ بندہ اپنے رب کو واحد سمجھتا ہے اور اس عقیدہ کی روشنی میں وہ اپنے رب کی اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہے، صرف اسی کو پکارتا اور یہ ایمان رکھتا ہے کہ صرف وہی اس کائنات کے تمام امور کا مدبر ہے، وہ ساری مخلوقات کا خالق ہے، وہ صاحب اسماء حسنیٰ وصفات کاملہ ہے۔ صرف اور صرف وہی مستحق عبادت ہے، اس کے سوا کوئی اور عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ اگر تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے تو ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ توحید کی تین قسمیں ہیں (۱) توحید ربوبیت (۲) توحید الوہیت اور (۳) توحید اسماء وصفات، توحید ربوبیت کا تو مشرک بھی اقرار کرتے تھے اور اس کا انکار نہیں کرتے تھے لیکن اس اقرار کے باوجود وہ دائرہ اسلام میں داخل نہ ہوسکے کیونکہ انہوں نے عبادت کو اللہ تعالی کے لئے خاص نہ کیا اور توحید الوہیت کا اقرار نہ کیا۔ یہ اقرار تو کیا کہ ان کا رب وہی خالق ورازق ہے اور اللہ ان کا رب ہے لیکن انہوں نے عبادت کے لائق اسی وحدہ لاشریک کو نہ سمجھا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریمﷺ نے ان کے خلاف جہاد کیا حتی کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک ہی کی عبادت کے قائل ہوگئے۔ توحید ربوبیت کے معنی رب تعالی کے افعال، کائنات کے لئے اس کی تدبیر اور اس میں اس کے تصرف کے اقرار کے ہیں، اسے توحید ربوبیت کے نام سے اس لئے موسوم کیا جاتا ہے کہ بندہ اعتراف کرتا ہے کہ وہ خلاق ورزاق، امور کی تدبیر اور ان میں تصرف کرنے والا ہے، وہ دیتا بھی ہے اور روک بھی لیتا ہے، وہ تہ بالا کرتا ہے، عزت وذلت سے نوازتا، جلاتا اور مارتا اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے فی الجملہ مشرکوں کو بھی اس کا اقرار تھا، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ (الزخرف ۴۳/۸۷)

''اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً کہیں گے ''اللہ'' نے۔''

نیز فرمایا: وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ الذمر ۳۹/۳۸)

''اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ ''اللہ'' نے۔''

اور ارشاد گرامی ہے:

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ (یونس ۱۰/۳۱)

''(ان سے) پوچھئے کہ تمھیں آسمان وزمین سے روزی کون پہنچاتا ہے یا (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور بے جان سے جاندار اور جاندار سے بے جان کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے؟ تو جھٹ (فورا) کہہ دیں گے کہ اللہ! تو کہو پھر تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں؟''

وہ ان امور کے متعرف تھے لیکن عبادت میں اللہ تعالی کی توحید کے سلسلہ میں اس اقرار سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت نہ کی بلکہ اس کے ساتھ انہوں نے کئی واسطے اختیار کرلئے اور گمان یہ کیا کہ اللہ تعالی کے ہاں یہ ان کے سفارش کرنے والے اور انہیں اللہ تعالی کے قریب کردینے والے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ (یونس ۱۰/۱۸)

''اور یہ (لوگ) اللہ تعالی کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کا کچھ بگاڑ سکتی ہیں نہ ان کو نفع پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔''

اللہ تعالی نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا :

قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (یونس۱۸/۱۰)

''آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کا وجود اسے آسمانوں میں معلوم ہوتا ہے نہ زمین میں؟ اور پاک اور برتر ہے لوگوں کے شرک سے۔''

اللہ سبحانہ وتعالی کا کوئی شریک نہیں ،آسمان نہ زمین میں بلکہ وہ تو واحد ہے ، پاک ومنزہ اور بلند وبالا ہے ، فرد وصمد ہے ، صرف اور صرف وہی مستحق عبادت ہے ، جیسا کہ اس نے فرمایا ہے : فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۲ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ

(الزمر۲/۳۹۔۳)

''پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں ، اسی کےلئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے ، خالص عبادت اللہ ہی کےلئے (زیبا) ہے۔''

اور پھر یہ بھی فرمایا ہے : وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ (الزمر۳/۳۹)

''اور جن لوگوں نے اس کو چھوڑ کر اور دوست بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کی اس لئے عبادت کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں۔''

یعنی وہ یہ کہتے تھے کہ ہم ان کی اس لئے عبادت نہیں کرتے کہ یہ نفع ونقصان کے مالک ہیں یا یہ پیدا کرتے اور رزق دیتے ہیں یا یہ امور کی تدبیر کرتے ہیں ، نہیں! بلکہ ہم تو ان کی اس لئے عبادت کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ تعالی کے قریب کر دیتے ہیں جیسا کہ سورہ یونس کی آیت کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ وہ اپنے ان معبودوں کے بارے میں یہ بھی کہا کرتے تھے کہ : هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ (یونس۱۸/۱۰)

''یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ وہ یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے کہ ان کے یہ معبود نفع ونقصان کے مالک ہیں ، یا موت وحیات کا اختیار رکھتے ہیں ، یا رزق دیتے ، عطا کرتے اور منع کرتے ہیں بلکہ وہ تو ان کی اس لئے عبادت کرتے تھے کہ یہ ان کی سفارش کریں اور انہیں اللہ تعالی کے قریب کر دیں ، لات عزی ومنات ، مسیح ومریم اور نیک بندوں کی پہلے زمانے کے مشرک اس لئے عبادت نہیں کرتے تھے کہ وہ ان کو نفع ونقصان کا مالک سمجھتے تھے بلکہ وہ ان کی اس لئے عبادت کرتے تھے کہ وہ اس بات کے امیدوار تھے کہ ان کی سفارش کر دیں گے اور انہیں اللہ تعالی کے قریب کر دیں گے ، چنانچہ ان کے اس عقیدے کی وجہ سے حسب ذیل آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے انہیں مشرک قرار دیا ہے : قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (یونس۱۸/۱۰)

''آپ کہہ دیں کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کا وجود اسے آسمانوں میں معلوم ہے نہ زمین میں؟ اور پاک ہے اور (اس کی شان) ان کے شرک کرنے سے بہت بلند وبرتر ہے۔''

سورہ زمر کی آیت میں فرمایا ہے :

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (الزمر۳/۳۹)

''جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں ، یقینا اللہ تعالی ان کے درمیان ان کا فیصلہ کر دے گا۔ بے شک اللہ تعالی اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا۔''

جب انہوں نے یہ کہا کہ ہم تو ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں تو اللہ تعالی نے انہیں کافر اور کاذب قرار دیا اور بیان فرمایا کہ یہ اپنے اس گمان میں

جھوٹے ہیں کہ یہ انہیں اللہ کے قریب کردیں گے اوراپنے اس عمل یعنی ان کی عبادت ،ان کے نام پر ذبح ،ان کے نام کی نذرونیاز،ان سے دعا اوراستغاثہ وغیرہ کی وجہ سے کافر ہیں ۔ نبی ﷺ نے مکہ میں دس سال تک یہ دعوت دی کہ ''لاالہ الا اللہ ''کہوکامیاب ہوجاوگے ''لیکن اکثر لوگوں نے آپؐ کی اس دعوت کو قبول کرنے سے اعراض کیا اوربہت تھوڑے لوگ تھے جنھوں نے ہدایت قبول کی،پھرمکہ والوں نے اتفاق سے یہ طے کیاکہ آپؐ کوشہید کردیں لیکن اللہ تعالی نے آپؐ کوان کے شر اور مکروفریب سے نجات عطافرمائی اورپھر آپؐ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرماگئے،وہاں آپؐ نے اللہ تعالی کی شریعت کوقائم کیا اوردعوت الی اللہ دی ،انصارنے اس دعوت کو قبول کرلیا اورپھر انہوں نے اورمہاجرین نے آپؐ کے ساتھ مل کر مشرکین مکہ اوردوسرے کفار سے جہاد کیا حتی کہ اللہ تعالی نےاپنے دین کو غالب اوراپنے کلمہ کو سربلند کردیا اورکفر اور کافروں کو ذلیل وخوار کردیا۔ مشرکین توحید کی جس قسم کا اقرار کرتےتھے یہ توحید ربوبیت ہے یعنی اللہ تعالیٰاپنے افعال مثلا پیدا کرنے ،رزق دینے ،تدبیر کرنے ،زندہ کرنے اورمارنے وغیرہ میں وحدہ لاشریک ہے حالانکہ یہ توحید ربوبیت ،ان کے توحید الوہیت کے انکار کے خلاف دلیل ہے کیونکہ توحید ربوبیت ،توحید الوہیت کومستلزم ہے ،یہ اس کی دلیل ہے اوراسے واجب قرار دیتی ہے ،اسی وجہ سے ان کے اقرار کوان کے خلاف حجت کے طورپر استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ (یونس۱۰/۳۱)

''توکہوکہ پھر تم (اللہ سے)ڈرتے کیوں نہیں ؟''

اوردوسری آیات میں فرمایا :

أَفَلَا تَعْقِلُونَ (یونس۱۶/۱۰) ''پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے !''

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (یونس۳/۱۰) ''پھر کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے ۔''

اگرکوئی شخص اس امر پرتدبر کرے جس کا یہ لوگ اقرار کرتےتھے اوروہ عقل سے کام لے تویقینا اس نتیجہ پرپہنچے گاکہ جوہستی ان صفات سے متصف ہووہ یقینا اس کی مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے ،جب وہ خلاق ہے ،رزاق ہے ، محی (حیات عطا کرنے والا) ہے ،ممیت (مارنے والا) ہے ،معطی (عطاکرنے والا) ہے ،مانع (روکنے والا) ہے ،امور کائنات کی تدبیر کرنے والا ہے ،ہرچیز کوجاننے والا اورہر چیز پرقدرت رکھنے والا ہے توپھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اسے چھوڑکراس کے غیر کی عبادت کی جائے ،امیدوخوف کا مرکز کسی اور کوقرار دیا جائے ،اے کاش !کفار اس حقیقت کوسمجھ لیتے لیکن یہ لوگ اس حقیقت کو سمجھتے ہی نہیں کہ :

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَـٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ (المجادلۃ۵۸/۱۹)

''شیطان نے ان کوقابو میں کرلیا ہے اوراللہ کی یاد ان کو بھلادی ہے ۔ یہ (جماعت) شیطان کا لشکر ہے اوریقینا شیطان کا لشکر نقصان اٹھانے والا ہے ۔''

اورمنافقین کے بارے میں فرمایا :

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ (البقرۃ۲/۱۸)

''یہ بہرے ہیں ،گونگے ہیں ،اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے راستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے ۔''

ان کے ساتھ مشابہت رکھنے والے لوگ بھی اسی طرح ہیں ،جیساکہ ارشادباری تعالی ہے : وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَـٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَـٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (الاعراف۷/۱۷۹)

''اورہم نے بہت سے جن اورانسان دوزخ کےلئے پیداکئے ہیں ،ان کے دل ہیں لیکن سمجھتے نہیں ،ان کی آنکھیں ہیں مگران سے دیکھتے نہیں اوران کے کان ہیں مگران سے سنتے

نہیں، یہ لوگ (بالکل) چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، یہی لوگ ہی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔''

یہ لوگ حقیقی طور پر غافل ہیں، یہ جانوروں سے مشابہت رکھتے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں جیسا کہ اللہ نے آیات بینات، روشن دلائل اورساطع براہین میں ان کے بارے میں یہی فرمایا ہے لیکن اس کے باوجود یہ لوگ سمجھتے نہیں اورنہ عقل سے کام لیتے ہیں بلکہ اپنے کفر وضلالت میں ڈٹے ہوئے ہیں حتی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بدر، خندق اوراحزاب۔۔۔کے دن باقاعدہ جنگیں بھی کیں، یہ لوگ اپنے کفر وضلالت میں سرگرداں رہے اور آیات الہی نے بھی انہیں کوئی نفع نہ دیا اور غفلت وبے نیازی سے بھی باز نہ آئے! پھر ایک دن آیا کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو غلبہ عطا فرمایا،اپنے دین کو عزت بخشی اوردشمنوں کو مغلوب کردیا اور نبی کریم ﷺ نے جب فتح مکہ کے دن ان سے جہاد کیا تو اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو دشمنوں کے مقابلہ میں فتح ونصرت سے سرفراز فرمایا اور آپؐ نے مکہ کو بھی فتح کرلیا اوراب لوگ اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہونا شروع ہوگئے اوراس وقت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحید الوہیت کو خوب نمایاں طور پر کھول کھول کر بیان فرمایا، لوگوں نے اسے قبول کیا اور وہ دین حق میں داخل ہوگئے لیکن بعدازاں ہوازن اورطائف کے لوگوں نے آپؐ کی مخالفت میں سر اٹھایا تو ان کے مقابلہ میں بھی اللہ تعالی نے آپؐ کو فتح ونصرت سے نوازااوران کے شیرازہ کو منتشر کردیا اوران کی عورتوں، بچوں اورمالوں پر اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو غلبہ عطا فرمایا اوراس طرح آخر کار اللہ تعالی نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ اوراپنے ایمان داربندوں کو فتح ونصرت سے سرفراز فرمایا۔ فالحمدللہ علی ذلک! توحید کی دوسری قسم 'توحید اسماء وصفات' ہے۔ یہ بھی توحید ربوبیت ہی کی جنس سے ہے۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ اس توحید کا بھی اقرار کرتے اوراسے جانتے پہچانتے تھے، توحید ربوبیت، توحید اسماء وصفات کو بھی مستلزم ہے کیونکہ جو ہستی خلاق، رزاق اورہر چیز کی مالک ہوگی وہ تمام اسماء حسنی وصفات علیا کی بھی مستحق ہوگی اوروہ اپنی ذات، اسماء وصفات اورافعال میں کامل ہے، کوئی اس کا شریک ہے نہ اس کے مشابہ، آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں اوروہ سمیع وعلیم ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ (الشوری ۴۲/۱۱)

''اس جیسی کوئی چیز نہیں اوروہ سنتا دیکھتا ہے۔''

نیز فرمایا: قُلۡ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ٢ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ ٣ وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدُۢ (الاخلاص ۱۱۲/۱۔۴)

''آپ کہہ دیجئے کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ ہے ایک ہی ہے (وہ) معبود برحق بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے اورنہ کسی کا بیٹا اورکوئی اس کا ہمسر نہیں۔''

کفار اپنے رب کو اس کے اسماء وصفات سے پہچانتے تھے اوراگر بعض نے ضد اورہٹ دھرمی کی روش اختیار بھی کی تو اللہ تعالی نے ان کی تکذیب کرتے ہوئے فرمایا:

كَذَٰلِكَ أَرۡسَلۡنَٰكَ فِيٓ أُمَّةٖ قَدۡ خَلَتۡ مِن قَبۡلِهَآ أُمَمٞ لِّتَتۡلُوَاْ عَلَيۡهِمُ ٱلَّذِيٓ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ وَهُمۡ يَكۡفُرُونَ بِٱلرَّحۡمَٰنِۚ قُلۡ هُوَ رَبِّي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَإِلَيۡهِ مَتَابِ (الرعد ۱۳/۳۰)

''(کس طرح ہم اور پیغمبر بھیجتے رہے ہیں) اسی طرح (اے محمد! ﷺ) ہم نے آپ کو اس امت میں جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں، بھیجا ہے تاکہ آپ ان کو وہ (کتاب) جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے، پڑھ کرسنا دیں اوریہ لوگ رحمن کو نہیں مانتے۔ کہہ دیجئے، وہی تو میرا پروردگار ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اوراسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

توحید کی تیسری قسم یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف اورصرف اللہ تعالی کی ذات گرامی کو قرار دیا جائے اوریہی معنی ہیں ''لا الہ الا اللہ'' کے یعنی اللہ تعالی کے سوا کوئی اورمعبود نہیں ہے ''لا الہ الا اللہ'' کے اقرار سے غیر اللہ کی عبادت کی تمام انواع واقسام کی نفی ہوجاتی ہے اوراللہ وحدہ سبحانہ وتعالی کے لئے اس کا اثبات ہوجاتا ہے۔ یہ کلمہ تمام دین کی اصل اوراساس ہے۔ یہ وہ کلمہ ہے جس کی طرف نبی کریم ﷺ نے اپنی قوم کو دعوت دی،اپنے چچا ابوطالب کو دعوت دی مگر ابوطالب مسلمان نہ ہوا اوروہ اپنی قوم کے دین پر فوت ہوا تھا۔ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مقدس کے بہت سے مقامات پر اس کلمہ کے معنی کی وضاحت فرمائی ہے۔ مثلا اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَإِلَٰهُكُمۡ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحۡمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ (البقرۃ ۲/۱۶۳)

''اور(لوگو) تمھارا حقیقی معبوداللہ واحد ہے ،اس بڑے مہربان (اور) رحم کرنے والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔''

ایک اور ارشاد گرامی ہے : وَقَضىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ (الاسراء ۱۷/۲۳)

''اور تمہارے پروردگار نے حکم فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

مزید فرمایا : إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (الفاتحۃ ۱/۵)

''(اے پروردگار!ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔''

اور فرمایا : وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ (البینۃ ۹۸/۵)

''انہیں تو حکم ہی یہی دیا گیا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں!''

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات کریمہ ہیں جو سب کی سب اس کلمہ کی تفسیر بیان کرتی ہیں اور یہ وضاحت کرتی ہیں کہ اس کلمہ کے معنی یہ ہیں کہ غیر اللہ کی عبادت کو باطل قرار دیا جائے اور یہ ثابت کیا جائے کہ عبادت صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کا حق ہے جس طرح کہ اس نے سورہ حج میں فرمایا :

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ هُوَ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ (الحج ۲۲/۶۲)

''یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جس چیز کو (کافر) اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ رفیع الشان اور بڑا ہے۔''

اور سورہ لقمان میں فرمایا :

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ ٱلْبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ (لقمان ۳۱/۳۰)

''یہ اس لئے کہ اللہ ہی کی ذات برحق ہے اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ لغو ہیں اور یہ کہ اللہ ہی عالی رتبہ (اور) گرامی قدر ہے۔''

پس اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات گرامی حق ہے ،اس کی دعوت بھی حق ہے ،اور صرف اور صرف اللہ سبحانہ وتعالی ہی کی عبادت حق ہے ،لہذا صرف اسی سے فریاد کی جائے ،اسی کے نام کی نظر مانی جائے ،اسی پر بھروسہ کیا جائے ،اسی سے شفاء طلب کی جائے ،اسی کے بیت عتیق (قدیم گھر) کا طواف کیا جائے ۔الغرض جس قدر بھی عبادت کی مختلف انواع واقسام ہیں ،ان سب کو اللہ تعالی کی ذات گرامی کے لئے مخصوص سمجھا جائے کہ وہ ذات گرامی حق ہے ،اس کا دین بھی حق ہے ،جو شخص توحید کی ان تینوں قسموں کو خوب اچھی طرح معلوم کرے ،ان کی حفاظت کرے اور ان کے معانی پر ڈٹ جائے تو وہ جان لے گا کہ اللہ تعالی کی ذات گرامی واحد اور برحق ہے اور ساری مخلوقات کے سوا صرف اور صرف وہی مستحق عبادت ہے ۔جو شخص توحید کی ان تین قسموں میں سے کسی ایک کو بھی ضائع کردے تو اس نے گویا سب کو ضائع کردیا کیونکہ یہ آپس میں لازم وملزوم ہیں ۔دین اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ توحید کی ان سب قسموں پر ایمان رکھا جائے ۔جو شخص اللہ تعالی کی صفات واسماء کا انکار کرے ،اس کا کوئی دین نہیں اور جو شخص یہ گمان رکھے کہ اللہ تعالی کے ساتھ امور کی تدبیر کرنے کے لئے کوئی اور مصرف بھی ہے تو اہل علم کے اجماع کے مطابق وہ کافر اور شرک فی الربیت کا مرتکب ہے ۔جو شخص توحید ربوبیت اور توحید اسماء وصفات کا اقرار کرے لیکن عبادت صرف اللہ تعالی کی نہ کرے بلکہ اس کے ساتھ مشائخ یا انبیاء یا فرشتوں ،یا جنوں یا ستاروں یا بتوں وغیرہ کی بھی عبادت کرے تو اس نے اللہ تعالی کی ذات گرامی کے ساتھ شرک اور کفر کیا اور اس حالت میں توحید کی باقی قسمیں یعنی توحید بوبیت اور توحید اسماء وصفات بھی اس کے کچھ کام نہ آئیں گی ۔لہذا ضروری ہے کہ انسان کا توحید کی تینوں قسموں پر ایمان اور ان کے مطابق عمل ہو اور اقرار کرے کہ اللہ تعالی اس کا رب ہے اور وہ خالق ،رازق اور تمام امور کا مالک ہے اور اس کا بھی اقرار کرے مشرک جس کا انکار کرتے تھے اور پھر اللہ تعالی کے اسماء حسنی اور صفات علیا پر ایمان رکھے کہ اس کا کوئی ساجھی ہے نہ سہیم وشریک ،جیسا کہ اس نے خود ارشاد فرمایا ہے :

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ١ اللَّهُ الصَّمَدُ ٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ (الاخلاص ١١٢/١-٤)

''آپ کہہ دیجئے کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ ہے ایک ہی ہے (وہ) معبود برحق بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔''

نیز فرمایا: فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النحل ١٦/٧٤)

''تو (لوگو!) اللہ کے بارے میں (غلط) مثالیں نہ بناو اللہ تعالی ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

مزید ارشاد فرمایا: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (الشوری ٤٢/١١)

''اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔''

باقی رہ گیا امر ثالث تو وہ توحید عبادت ہے اور یہی معنی ہیں ''لا الہ الا اللہ'' کے اور یہی تمام انبیاء کی دعوت کی اساس عظیم ہے کیونکہ مشرک، توحید کی باقی دو قسموں کے منکر نہ تھے، بلکہ صرف اس قسم یعنی عبادت کے منکر تھے یہی وجہ ہے کہ جب نبی ﷺ نے ان سے کہا: کہ کہو ''لا الہ الا اللہ'' تو انہوں نے کہا:

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (ص ٣٨/٥)

''کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔''

انہوں نے یہ بھی کہا: وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ (الصافات ٣٧/٣٦)

''کیا ہم نے ایک دیوانے شاعر کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟''

اور اس سے پہلے اللہ تعالی نے ان کے بارے میں یہ بیان فرمایا ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ٣٥ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ (الصافات ٣٧/٣٥-٣٦)

'' یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اظہار تکبر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بھلا کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں۔''

اور اللہ تعالی نے ان کی تکذیب کرتے ہوئے فرمایا:

بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ (الصافات ٣٧/٣٧)

''(نہیں) بلکہ وہ حق لے کر آئے ہیں اور (پہلے) پیغمبروں کو سچا کہتے ہیں۔''

توحید کی یہ قسم توحید عبادت ہے، پہلے مشرکوں نے بھی اس کا انکار کیا تھا اور آج کے مشرک بھی اس کے منکر ہیں اور اس کے ساتھ ایمان نہیں رکھتے بلکہ یہ اللہ تعالی کے ساتھ غیر اللہ اشجار اور احجار کی عبادت کرتے ہیں، بتوں کی عبادت کرتے ہیں، اولیاء وصالحین کی عبادت کرتے ہیں، ان سے فریاد کرتے ہیں ان کے نام کی نذر مانتے اور ان کے نام پر جانوروں کو ذبح کرتے ہیں اور وہ تمام امور بھی کرتے ہیں جن کو آج کل قبروں، بتوں اور درختوں وغیرہ کے پجاری بجالاتے ہیں اور اس طرح غیر اللہ کی عبادت کرنے کی وجہ سے یہ لوگ مشرک وکافر ہیں اور اگر اسی حالت میں فوت ہوجائیں تو ان کی بخشش نہ ہوگی، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ (النساء ۴/۴۸)

''یقینا اللہ تعالیٰ یہ جرم نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے، اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کردے۔''

نیز فرمایا:

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الانعام ۶/۸۸)

''اور اگر (بالفرض) وہ لوگ (مذکورہ انبیاء بھی) شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے، وہ سب ضائع ہوجاتے۔''

مزید فرمایا: إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (المائدہ ۵/۸۲)

''یقین مانو کہ جو شخص بھی اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرتا ہے، اللہ تعالی نے اس پر بہشت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔''

لہذا ازبس ضروری ہے کہ توحید کی اس قسم کو بھی اختیار کیا جائے اور صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی جائے، اس کی ذات گرامی کے ساتھ شرک کی نفی کردی جائے، اسی عقیدہ پر استقامت کا مظاہرہ کیا جائے، دوسروں کو اس کی دعوت دی جائے، اسی کو دوستی اور دشمنی کا معیار قرار دیا جائے۔ توحید کی اس قسم سے جہالت اور عدم بصیرت کے سبب لوگ شرک میں مبتلا ہوجاتے ہیں لیکن سمجھتے یہ ہیں کہ وہ بہت ہدایت یافتہ ہیں، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ (الاعراف ۷/۳۰)

''ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو رفیق بنالیا اور سمجھتے (یہ) ہیں کہ (راہ راست پر) ہیں۔''

عیسائیوں اور ان جیسے دیگر لوگوں کے بارے میں فرمایا:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۱۰۳ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا (الکھف ۱۸/۱۰۳-۱۰۴)

''کہہ دیجئے کہ ہم تمھیں بتائیں کون لوگ اعمال کے لحاظ سے بہت زیادہ نقصان میں ہیں، وہ لوگ جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ اچھے کام کررہے ہیں۔''

کافر اپنی جہالت اور دل کی کجی کی وجہ سے یہ سمجھتا ہے کہ وہ اچھا کام کررہا ہے حالانکہ وہ غیر اللہ کی عبادت کررہا ہوتا ہے، غیر اللہ کو پکار رہا ہوتا ہے، غیر اللہ سے فریاد کررہا ہوتا ہے، غیر اللہ کے نام پر جانوروں کو ذبح کرنے اور ان کے نام کی نذریں مان کر ان کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہوتا ہے، حالانکہ یہ سب کچھ ان کی جہالت اور عدم بصیرت کی وجہ سے ہے، انہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا (الفرقان ۲۵/۴۴)

''کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ (نہیں) یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ (بھٹکے ہوئے) ہیں۔''

اور فرمایا:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا (الاعراف ۷/۱۷۹)

''اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں، ان کے دل ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔۔۔۔''

اہل علم اور طلبہ علم پر یہ واجب ہے کہ توحید کی اس نوع (قسم) کی جانب بہت ہی زیادہ توجہ مبذول کریں کیونکہ اس کے بارے میں جہالت کی بہت کثرت ہے اور اکثر مخلوق توحید کی اس نوع کے خلاف روش اختیار کئے ہوئے ہے۔ توحید کی باقی دو قسمیں تو بحمد اللہ بہت واضح اور روشن ہیں لیکن یہ قسم یعنی توحید عبادت، اکثر لوگوں پر ان بہت سے شبہات کی وجہ سے مشتبہ ہے، جنہیں اللہ کے دشمنوں نے رواج دے رکھا ہے اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں لیکن اس شخص کے لئے بحمد اللہ معاملہ نہایت واضح اور صاف ہے جس کی بصیرت کو اللہ تعالی نے منور فرما دیا ہو کیونکہ دشمنوں کے پھیلائے ہوئے تمام شبہات باطل ہیں، ان میں کوئی حقیقت نہیں اور اس کے مقابلہ میں حق نہایت واضح اور روشن ہے اور وہ یہ کہ ہر انسان کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ عبادت کو اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف اپنے اللہ کے لئے بجالائے، جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے : فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (الغافر۴۰/۱۴)

''سو تم نہایت اخلاص سے اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اللہ کو پکارو اگرچہ یہ کافروں کو ناگوار ہو۔''

اور فرمایا : فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا (الجن ۷۲/۱۸)

''اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو''

اور ارشاد ربانی ہے : وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ (یونس ۱۰/۱۰۶)

''اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تمہارا کچھ بھلا کر سکے نہ کچھ بگاڑ سکے، اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں سے ہو جاو گے۔''

ایک اور فرمان ہے :

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ١٣ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ (فاطر ۳۵/۱۳-۱۴)

''یہی اللہ تو (معبود حقیقی) تمہارا پروردگار ہے بادشاہی اسی کی ہے جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے برابر بھی (کسی چیز کے) مالک نہیں اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو قبول نہیں کر سکتے (یعنی تمہاری حاجت روائی اور مشکل کشائی نہیں کر سکتے) اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور (اللہ) باخبر کی طرح تم کو کوئی خبر نہیں دے گا۔''

اور فرمایا :

وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ (المؤمنون ۲۳/۱۱۷)

''اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارتا ہے، جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہو گا، یقینا کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔''

اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیات کریمہ میں بیان فرمایا ہے جو سب کی سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات گرامی کی اخلاص کے ساتھ واجب ہے۔ غیر اللہ کو عبادت کا مستحق سمجھنا شرک اور کفر ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں شخصیت یا جمادات میں سے کوئی چیز اس قابل ہے کہ اس کی عبادت کی جائے تو وہ شخص کافر ہے خواہ اس کی عبادت نہ بھی کرے، مثلا اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ یہ بت یا یہ شخص مثلا جبریل یا نبی مکرم حضرت محمد ﷺ یا شیخ عبد القادر جیلانی، یا بدوی، یا حضرت حسینؓ یا حضرت علی بن ابی طالبؓ یا ان کے علاوہ کوئی اور عبادت کے لائق ہے، اللہ کے سوا کسی اور کو پکارنے یا کسی اور سے فریاد طلب کرنے میں کوئی

حرج نہیں، تووہ شخص یہ عقیدہ رکھنے سے کافر ہوجاتا ہے، خواہ عملی طور پر وہ ایسا نہ بھی کرے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ یہ علم غیب جانتے ہیں، یا کائنات میں تصرف رکھتے ہیں تو اس کی وجہ سے بھی وہ کافر ہوجائے گا، اس پر تمام اہل علم کا اجماع ہے اور اگر کوئی شخص فی الواقع غیر اللہ کو پکارے، ان سے مدد مانگے یا غیر اللہ کے نام کی نذر مانے تو وہ شرک اکبر کا مرتکب ہوگا، اسی طرح اگر کوئی شخص غیر اللہ کو سجدہ کرے، یا اس کےلئے نماز پڑھے، یا اس کےلئے روزہ رکھے تو وہ بھی شرک اکبر کا مرتکب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

توحید کی ضد شرک ہے، شرک کی بھی تین قسمیں ہیں لیکن درحقیقت شرک کی صرف دو ہی قسمیں ہیں (١) شرک اکبر (٢) شرک اصغر۔

شرک اکبر: شرک اکبر یہ ہے کہ عبادت یا اس کے کچھ حصے کو غیر اللہ کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے یا دین کے ان امور معلومہ میں سے کسی کا انکار کر دیا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے مثلا نماز، رمضان کا روزہ یا کسی ایسی چیز کو حرام ماننے سے انکار کر دیا جائے جسے دین نے حرام قرار دیا ہو مثلا زنا اور شراب وغیرہ، یا خالق کی معصیت لازم آنے کے باوجود مخلوق کی اطاعت کو اختیار کیا جائے اور ایسا کرنا حلال سمجھا جائے کہ فلاں مرد یا عورت، سربراہ مملکت یا وزیر اعظم، عالم یا کسی اور کی ان امور میں بھی اطاعت جائز ہے جو اللہ تعالی کے دین کے خلاف ہیں، تو ہر وہ عمل جس میں عبادت کا کچھ حصہ غیر اللہ کےلئے وقف کر دیا جائے مثلا اولیاء اللہ کو پکارنا، ان سے فریاد کرنا، ان کے نام کی نذر ماننا یا کوئی ایسا عمل کرنا جس سے اللہ تعالی کے کسی حرام کردہ امر کو حلال ٹھہرانا لازم آتا ہو یا اللہ تعالی کے کسی واجب کو ساقط قرار دینا لازم آتا ہو۔ مثلا یہ عقیدہ رکھنا کہ نماز واجب نہیں یا روزہ واجب نہیں یا استطاعت کے باوجود حج واجب نہیں یا زکوۃ واجب نہیں یا یہ عقیدہ رکھنا کہ اس طرح کے امور کا شرعا کوئی حکم نہیں ہے تو یہ کفر اکبر اور شرک اکبر ہے کیونکہ یہ عقیدہ رکھنا اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کے مترادف ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی ایسے کام کے حلال ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے جس کا حرام ہونا دین سے بالضرورۃ معلوم ہو مثلا زنا، شراب یا والدین کی نافرمانی کو حلال سمجھنا یا ڈکیتی ورہزنی، لواطت، سود خوری اور ایسے دیگر امور کو حلال سمجھنا جن کی حرمت نص اور اجماع سے ثابت ہے تو اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ عقیدہ رکھنے والا کافر ہوجاتا ہے اور اس کا شمار شرک اکبر کا ارتکاب کرنے والے مشرکوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح جو شخص دین کا مذاق اڑائے تو وہ بھی مشرک اور اس کا کفر بھی کفر اکبر ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ٦٥ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (التوبۃ٦٥/٩۔٦٦)

''کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناو تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو۔''

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی ایسی چیز کو حقیر سمجھتے ہوئے اس کی توہین کرتا ہو جسے اللہ تعالیٰ نے عظیم قرار دیا ہو مثلا یہ کہ کوئی قرآن مجید کی توہین کرے، اس پر بول و براز کر دے یا اس پر بیٹھ جائے یا اسی طرح توہین کا کوئی اور پہلو اختیار کرے تو اجماع ہے کہ وہ بھی کافر ہے، کیونکہ اس طرح یہ شخص درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تنقیص و تحقیر کرتا ہے، کیونکہ قرآن مجید تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام پاک ہے لہٰذا جس نے اس کی توہین کی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی توہین کی ان تمام مسائل کو علماء نے اپنی کتب کے ''باب حکم المرتد'' میں بیان کیا ہے، چنانچہ مذاہب اربعہ میں سے ہر مذہب کی کتب فقہ میں ایک ایسا باب ہے جسے ''باب حکم المرتد'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اس باب میں کفر وضلالت کی تمام اقسام کو بیان کیا گیا ہے، یہ باب لائق مطالعہ ہے، خصوصا آج کے اس دور میں جب کہ ارتداد کی بہت سی قسمیں پیدا ہوچکیں ہیں اور بہت سے لوگوں کے سامنے صورت حال واضح نہیں ہے لہٰذا جو شخص کتب فقہ کے اس باب کا غور سے مطالعہ کرے گا تو اسے معلوم ہوجائے گا کہ نواقض اسلام، اسباب ارتداد اور کفر وضلالت کی انواع واقسام کون کون سی ہیں۔

دوسری قسم شرک اصغر ہے۔ اس سے مراد وہ کام ہے جسے نصوص میں شرک کے نام سے موسوم کیا گیا ہے لیکن شرک کی یہ قسم شرک اکبر سے کم تر درجہ کی ہے۔ مثلا ریاکاری وغیرہ جیسے کوئی شخص ریاکاری کےلئے قرآن مجید کی تلاوت کرے یا ریاکاری کےلئے نماز پڑھے یا ریاکاری کےلئے دعوت الی اللہ کا کام کرے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ خوف شرک اصغر کا ہے اور جب آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ''اس سے مراد ریا ہے۔ ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ریاکاری (دکھاوا) کرنے والوں سے فرمائے گا'' جاؤ ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دکھانے کےلئے تم دنیا میں عمل کرتے تھے، کیا ان کے پاس تمہارے لئے کوئی جزا ہے۔؟''

اس حدیث کو امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ محمود بن لبید اشہلی انصاریؓ سے روایت کیا ہے، طبرانی، بیہقی اور محدثین کی ایک جماعت نے بھی اسے محمود مذکور سے روایت کیا ہے۔ یہ محمود صغیر صحابی ہیں، نبی کریم ﷺ سے ان کا سماع ثابت نہیں ہے لیکن اہل علم کے نزدیک صحابہکرام کی مرسل روایات صحیح اور حجت ہیں اور بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ صحابہ کی مرسل صحیح اور حجت ہیں۔

اسی طرح کسی آدمی کا یہ کہنا کہ ''جو اللہ اور فلاں چاہے، اگر اللہ اور فلاں شخص نہ ہوتا'' یا یہ جملہ کہ ''یہ اللہ اور فلاں کی طرف سے ہے۔'' تو اس طرح کہنا بھی شرک اصغر ہے جیسا کہ اس صحیح حدیث سے ثابت ہے جسے امام ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''یہ نہ کہا کرو کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یہ کہا کرو کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر فلاں چاہے۔''

اسی طرح امام نسائی نے ''قتیلہ'' سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں نے حضرات صحابہکرامؓ سے کہا ہے کہ تم بھی شرک کرتے ہو کیونکہ تم یہ کہتے ہو کہ ''جو اللہ چاہے اور جو محمد ﷺ چاہے۔'' اور تم کہتے ہو کہ ''کعبہ کی قسم!'' تو نبی ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ وہ جب قسم کھانا چاہے تو یہ کہیں ''رب کعبہ کی قسم'' اور یہ کہیں کہ ''جو اللہ چاہے اور پھر جو محمد ﷺ چاہیں۔''

سنن نسائی میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہہ دیا ''یارسول اللہ ﷺ جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں'' تو آپ نے فرمایا ''کیا تم نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا ہے؟'' یہ کہو کہ ''جو صرف اللہ وحدہ چاہے۔''

اسی طرح حضرت ابن عباسؓ سے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کی تفسیر میں منقول ہے:

فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (البقرۃ۲/۲۲)

''پس کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو''

اس امت میں شرک اس قدر مخفی ہوگا جیسے اندھیری رات میں، کالے پتھر پر چیونٹی کے چلنے کی آواز ہوتی ہے مثلاً آپ کا یہ کہنا کہ ''اے فلاں شخص! واللہ! میری اور آپ کی زندگی کی قسم!'' یا یہ کہنا کہ ''اگر یہ کتیا نہ بھونکتی تو ہمارے گھر چور آجاتے۔'' یا ''اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی تو چور آجاتے۔'' اسی طرح آدمی کا یہ کہنا کہ ''جو اللہ اور آپ چاہیں، اگر اللہ تعالیٰ اور فلاں نہ ہوتا'' تو ان جملوں میں فلاں کا استعمال نہ کرو کہ یہ سب شرک بن جائے گا۔ اس حدیث کو امام ابن ابی حاتم نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

یہ اور اس طرح کے دیگر امور شرک اصغر کے قبیل سے ہیں، اسی طرح غیر اللہ کی قسم کھانا مثلاً کعبہ، انبیاء، امانت، کسی کی زندگی یا کسی کی عزت وغیرہ کی قسم کھانا شرک اصغر ہے کیونکہ ''مسند'' میں صحیح سند کے ساتھ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھائے وہ شرک کرتا ہے۔''

امام احمد، ابوداؤد اور ترمذی رحمہم اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عمرؓ سے مروی حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کیا۔'' اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ راوی کو شک ہے کہ آپ نے کفر کا لفظ استعمال فرمایا یا شرک کا؟ اور یہ بھی احتمال ہے کہ او بمعنی واؤ ہو اور معنی یہ ہو کہ اس نے کفر اور شرک کیا۔

اسی طرح شیخین نے حضرت عمرؓ سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے قسم کھانی ہو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔'' اس مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔

اگرچہ یہ شرک اصغر کی قسمیں ہیں لیکن دل کی کیفیت کے باعث یہ شرک اصغر، شرک اکبر بھی ہوسکتا ہے مثلاً اگر نبی یا بدوی یا کسی بزرگ کی قسم کھانے والے کے دل میں یہ ہو کہ وہ اللہ کے مثل ہے یا اللہ کے ساتھ اسے بھی پکارا جاسکتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا بھی اس کائنات میں تصرف ہے تو اس عقیدے کی وجہ سے یہ شرک اصغر، شرک اکبر بن

جائے گا اور اگر غیر اللہ کی قسم کھانے والے کا یہ مقصد نہ ہو اور محض عادت کے طور پر وہ اس طرح کی قسم کھائے تو یہ شرک اصغر ہوگا۔

شرک کی ایک اور قسم بھی ہے جسے شرک خفی کہا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے اس کے، شرک کی تیسری قسم ہونے کے سلسلہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے مسیح الدجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا" یارسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے!" آپ نے فرمایا" وہ شرک خفی ہے، آدمی جب نماز پڑھتے ہوئے یہ دیکھتا ہے کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہے تو وہ نماز کو سنوار کر پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔" (احمد)

صحیح بات یہ ہے کہ یہ شرک کی کوئی تیسری قسم نہیں ہے یہ شرک اصغر ہی ہے اور یہ کبھی خفی بھی ہوتا ہے کیونکہ اس کا تعلق دل سے ہے جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔ اس کی مزید مثالیں، ریاکاری کےلئے قرآن مجید پڑھنا، ریاکاری کےلئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا، ریاکاری کےلئے جہاد کرنا وغیرہ۔

بعض لوگوں کی نسبت حکم شرعی کے اعتبار سے یہ کبھی خفی بھی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی مذکورہ حدیث میں بیان کی گئی، مثالیں ہیں اور کبھی یہ شرک اکبر ہونے کے باوجود مخفی ہوتا ہے جیسے کہ منافقین کا اعتقاد کہ وہ ظاہری اعمال ریاکاری کےلئے کرتے ہیں، جب کہ ان کا کفر خفی ہوتا ہے جسے وہ ظاہر نہیں کرتے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ١٤٢ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ (النساء۴/۱۴۲۔۱۴۳)

"منافق (ان چالوں سے اپنے خیال میں) اللہ کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر (صرف) لوگوں کے دکھاوے کےلیے اور اللہ کی یاد تو برائے نام ہی کرتے ہیں (ان کی) حالت یہ ہے کہ (کفر و ایمان میں) متردد ہیں۔ نہ ان کی طرف (ہوتے ہیں) نہ ان کی طرف۔"

منافقین کے کفر اور ان کی ریاکاری کا ذکر بہت سی آیات میں ہے۔ نسال اللہ العافیۃ

ہم نے جو کچھ ذکر کیا اس سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ شرک خفی بھی شرک کی مذکورہ دو قسموں شرک اکبر اور شرک اصغر سے خارج نہیں ہے اور اسے خفی اس لئے کہا گیا کہ شرک کبھی خفی ہوتا ہے اور کبھی جلی۔ جلی کی مثال مُردوں کو پکارنا، ان سے مدد طلب کرنا، اور ان کے نام کی نذر ماننا وغیرہ اور خفی کی مثال وہ شرک ہے جو منافقوں کے دل میں ہوتا ہے حالانکہ وہ بظاہر لوگوں کے ساتھ مل کر نمازیں پڑھتے اور روزے بھی رکھتے ہیں لیکن باطنی طور پر یہ کافر ہوتے ہیں کیونکہ یہ بتوں کی عبادت کے جواز کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اس طرح گویا یہ مشرکوں کے دین پر ہوتے ہیں تو یہ شرک خفی، اکبر ہے کیونکہ اس کا تعلق دلوں سے ہے۔ اس طرح شرک خفی، اصغر سے مثلا وہ شخص جو اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتا یا نماز پڑھتا یا صدقہ کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں یا اس طرح کے کوئی اور کام کرتا ہے تو یہ شرک خفی لیکن اصغر ہے۔ اس تفصیل سے واضح ہوا کہ شرک کی دو قسمیں ہیں (۱) اکبر اور (۲) اصغر اور ان میں سے ہر ایک خفی بھی ہوسکتا ہے۔ مثلا منافقوں کا شرک جو کہ اکبر ہے اور یہ کبھی خفی اور اصغر بھی ہوسکتا ہے مثلا نماز، یا صدقہ یا دعا یا دعوت الی اللہ یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کاموں کو ریاکاری کےلئے کرنا۔ ہر مومن کےلئے یہ واجب ہے کہ وہ شرک سے اجتناب کرے اور شرک کی ان تمام صورتوں سے دور رہے، خصوصا شرک اکبر سے، کیونکہ یہ وہ سب سے بڑا گناہ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے اور یہ وہ سب سے بڑا جرم ہے جس میں لوگ مبتلا ہوگئے ہیں اور یہ وہ جرم ہے جس کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الانعام۶/۸۸)

"اور اگر وہ لوگ (انبیاء علیہم السلام) شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے، سب ضائع ہو جاتے۔"

نیز اسی کے بارے میں فرمایا :

إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ (المائدہ ۷۲/۵)

''یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر بہشت حرام کردی ہے اوراس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔''

اس کے متعلق ایک اورارشاد ہے :

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ (النساء ۱۱۶/۴)

''اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے ،اس کے سوا(اورگناہ)جس کو چاہے گا بخش گا۔''

جو شخص حالت شرک پر مرگیا وہ یقینی طورپر جہنمی ہے۔جنت اس کےلئے حرام ہے اوروہ ہمیشہ ہمیشہ کےلئے جہنم ہی میں رہے گا۔نعوذباللہ من ذلک!

شرک اصغر کا شمار بھی اکبر الکبائر میں ہوتا ہے ،اس کا مرتکب بھی عظیم خطرے سے دوچار ہوتا ہے لیکن نیکیوں کے غالب آجانے سے یہ معاف بھی ہوجاتا ہے اورکبھی اس کی سزا بھی ملتی ہے لیکن اس کا مرتکب کفار کی طرح ابدی جہنمی نہ ہوگا کیونکہ یہ ایسا گناہ نہیں ہے جو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا موجب ہواوراس سے تمام اعمال رائیگاں ہوجاتے ہوں،ہاں البتہ جس عمل میں اس کی آمیزش ہوگی وہ یقینا رائیگاں ہوجائے گا۔شرک اصغر کی جس عمل میں آمیزش ہو وہ رائیگاں ہوجاتا ہے مثلا اگر کوئی شخص ریاکاری کےلئے نماز پڑھے تو نہ صرف یہ کہ اسے کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ اسے گناہ بھی ہوگا۔اسی طرح اگر کوئی شخص ریاکاری کےلئے قرآن مجید پڑھے تو اسے بھی کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ گناہ بھی ہوگا لیکن شرک اکبر اورکفر اکبر ایسے سنگین جرائم ہیں کہ ان سے زندگی کے تمام اعمال ضائع ہوجاتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الانعام ۸۸/۶)

''اوراگروہ(سابقہ انبیاء علیہم السلام)بھی شرک کرتے توان کے تمام اعمال ضائع ہوجاتے۔''

لہذا سب مردوں اورعورتوں ،عالم اور متعلم اورہر ایک مسلمان پر یہ واجب ہے کہ وہ اس امر کو سیکھے اوراس میں بصیرت حاصل کرے تاکہ وہ توحید کی حقیقت اوراقسام کو جان لے اورشرک کی ان دونوں قسموں ،اکبر واصغر کو پہچان لے تاکہ اگر اس سے شرک اکبر یا اصغر کا ارتکاب ہوا ہو تو وہ فورا سچی توبہ کرے،توحید کولازم پکڑے ،اس پر استقامت کا مظاہرہ کرے،اللہ تعالی کی اطاعت وبندگی اوراس کے حق کی ادائی میں زندگی بسر کرے۔توحید کے کئی حقوق ہیں اوروہ ہیں فرائض کو ادا کرنا اور نواہی کو ترک کرنا یعنی توحید کے ساتھ ساتھ یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ فرائض ادا کئے جائیں اور نواہی کو ترک کیا جائے اورشرک کی تمام صورتوں سے خواہ وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ ،مکمل طورپر اجتناب کیا جائے۔شرک اکبر ،توحید اوراسلام کے کلی طورپر منافی ہے جبکہ شرک اصغر ،کمال واجب کے منافی ہے لہذا دونوں صورتوں یعنی شرک صغر واکبر کا ترک کرنا ازبس ضروری ہے۔ہمیں چاہئے کہ دل ودماغ کی اتھاہ گہرائیوں سے اسے سیکھیں اوراس میں فقاہت حاصل کریں اورپوری عنایت اوروضاحت کے ساتھ اسے لوگوں تک پہنچائیں تاکہ مسلمانوں کوان عظیم الشان امور کے بارے میں شرح صدرحاصل ہو۔اللہ عزوجل کی بارگاہ قدس میں دست سوال دراز ہے کہ وہ ہمیں اورآپ سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ہمیں اورتمام مسلمانوں کو دین میں فقاہت وثابت قدمی عطا فرمائے۔اپنے دین کو فتح ونصرت اوراپنے کلمہ کو سربلندی عطا فرمائے اورہمیں اورآپ سب لوگوں کو اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں بنادے!انہ سمیع قریب۔وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ باحسان الی یوم الدین

فتاوی مکیہ